سوال

طرفین کے مابین یہ طے پایا کہ مہر مقدم پانچ ہزار ڈالر اور مہر مؤخر پانچ ہزار ہوگا، پیشگی پانچ ہزار میں عقد نکاح اور ولیمہ کی تقریب کے اخراجات ہونگے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک ہزار عقد نکاح کی تقریب پر خرچ ہوئے، لیکن رخصتی سے قبل (دولہا اور دلہن کے آپ میں بالکل ازدواجی تعلقات قائم نہیں ہوئے اور نہ ہی وہ ایک گھر میں رہے ہیں الخ) طلاق کا مطالبہ کر دیا گیا، تو کیا اس حالت میں نصف مہر کی ادائیگی ہوگی جس میں سے ایک ہزار کٹوتی کر لی جائے یعنی بیوی کو چار ہزار ادائیگی کی جائیگی ؟

جواب

الحمدللہ

اول :

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول ورخصتی سے قبل طلاق دے تو بیوی کو نصف مہر ادا کرنا ہوگا؛ یعنی مہر مقدم اور مؤخر دونوں کا نصف؛ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم ان عورتوں کو ہاتھ لگانے (ہم بستری) سے قبل طلاق دے دو اور ان کا مہر مقرر کر چکے تو مقرر کردہ مہر کا نصف ادا کرنا (لازم) ہے، لیکن اگر وہ خود معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، اور تمہارا معاف کرنا تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا مت بھولو، یقینا اللہ تعالی جو تم کر رہے ہو وہ خوب دیکھ رہا ہے البقرۃ (237).

دوم :

نکاح کے ولیمہ کی تقریب اور ولیمہ خاوند کے ذمہ ہے بیوی کی ذمہ داری نہیں، لیکن اگر بیوی بطور تعاون کرتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں

سوم :

اگر یہ اتفاق ہوا ہو کہ پانچ ہزار مہر مقدم ہوگا اور اس میں سے عقد نکاح اور ولیمہ کے اخراجات لیے جائیں گے، اور اخراجات ایک ہزار ہوں تو یہاں دو احتمال ہیں :

پہلا احتمال : یہ اخراجات مہر میں شامل نہیں ہونگے کیونکہ مہر تو خالصتا بیوی کا حق ہے، اور ولیمہ کرنا اور شادی کی تقریب بیوی کی ذمہ داری نہیں بلکہ خاوند کی ہے تو اس طرح مہر مقدم چار ہزار ہوگا، اور مہر مؤخر پانچ ہزار اور مکمل مہر نو ہزار ہوا، اس لیے اگر رخصتی و دخول سے قبل طلاق ہو جائے تو نصف مہر یعنی ساڑھے چار ہزار کی ادائیگی کرنا ہوگی

دوسرا احتمال : مہر مقدم پانچ ہزار ہو اور بیوی اس میں سے عقد نکاح اور ولیمہ کے اخراجات بطور تعاون ادا کرے، اس طرح اگر طلاق رخصتی سے قبل ہوئی تو اسے نصف مہر دیا جائیگا، یعنی پانچ ہزار کیونکہ مہر دس ہزار مقرر کیا گیا ہے، اور بیوی کو اپنے ایک ہزار تعاون و ہبہ میں رجوع کا حق ہے کیونکہ یہ خالص ہبہ نہیں بلکہ شادی کی تکمیل کے لیے تھا اس لیے جب خاوند کی جانب سے طلاق ہوئی تو یہ شادی کی تکمیل نہیں، لہذا بیوی کو ایک ہزار واپس لینے کا حق حاصل ہوا

تیسرا احتمال بنانا کہ : وہ یہ کہ نصف مہر پانچ ہزار کیا جائے اور اس میں سے اخراجات کی کٹوتی کر لی جائے اس لیے چار ہزار کی ادائیگی کرنا غلط ہے؛ کیونکہ بیوی یہ اخراجات برداشت نہیں کریگی، اور اسی طرح ان اخراجات کو بیوی کے مہر میں شامل کرنا بھی صحیح نہیں ہے

حاصل یہ ہوا کہ : تقریب کے اخراجات یا تو ابتدا میں ہی مہر سے خارج ہونگے ، اور یہی پہلا احتمال ہے ، یا پھر وہ مہر میں داخل ہونگے جو بیوی نے بطور تعاون دیے ہیں ، اور یہ دوسرا احتمال ہے ، اور بیوی کو اس سے رجوع کرتے ہوئے طلب کرنے کا حق حاصل ہے

دوسرا احتمال زیادہ ظاہر معلوم ہوتا ہے اور واقع حال کی بھی یہی زیادہ قریب بھی ہے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

151062